مواعظ و عبر

وصایا مبارکہ

قدوۃ المحبین عارف باللہ مولانا عبداللہ الغزنوی قدس اللہ روحہ

۱۲۳۰ھ ———— ۱۲۹۸ھ

(ترجمہ از عبدالرحمٰن گوہڑوی)

اللہ تعالےٰ کے جن برگزیدہ بندوں سے تیرھویں صدی ہجری کے اواخر میں سرزمین پنجاب متحدہ کے ہزارہا بندگانِ خدا کو توحید خالص کا سبق، سنتِ نبوی کا عشقِ صادق اور روحانی فیض حاصل ہُوا۔ ان میں غزنی کے ایک درویش، مرحوم امرتسر کے باسی اور مدفون حضرت مولانا عبداللہ الغزنوی قدس اللہ روحہ و نور ضریحہ کا اسم گرامی سرفہرست ہے! —— آنحضرت کی زندگی سراپا فیض تھی —— آپنے اپنے متعلقین کو چند وصیتیں فرمائی تھیں جو بڑی ہی پُر اثر ہیں —— پچھلے دنوں حضرت محترم مولانا سید محمد داؤد غزنوی مدظلہ العالی کے ہاں ان وصایا مبارکہ کی زیارت کا شرف حاصل ہُوا —— جی چاہا کہ اس فیض کو عام ہونا چاہیئے چنانچہ ان کو پہلی دفعہ منظرِ عام پر لانے کا شرف رحیق کو حاصل ہو رہا ہے! —— ہم حضرت غزنوی دامت فیوضہم کے ممنون ہیں کہ ان کی توجہ گرامی سے اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقع ملا۔ حق تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو باطن کی دولت سے مالا مال فرمائے —— (ع ۔ ح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

اما بعد —۔ ایں حقیر را بیعت استقامت بر کتاب و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و توجہ الی اللہ و ترک ماسوی اللہ و کمال سعی در حصولِ رضاء مولیٰ و در تحصیل تقوےٰ بر دست امام وقت آگاہ باللہ حبیب اللہ قندھاری ؒ ست ۔ و ایشاں تربیت یافتہ رہنمائے طریقت، ہادی راہ ہدایت فرح الدین ؒ اند و ایشاں فیض یافتہ واصل الی اللہ شیخ فقیر اللہ ؒ اند ۔ و ایشاں نور آلودہ شیخ مسعود ؒ اند، و ایشاں پرورش یافتہ و مرید شیخ سعید ؒ اند ۔ و ایشاں برکات یافتہ خاص ولی اللہ شیخ سعد اللہ ؒ اند ۔ و ایشاں از اکبر تلامذہ و مریدان شیخ آدم بنوری ؒ اند۔

نیز شیخ حبیب اللہ قندھاریؒ را شرف صحبت وبیعت حاصل است بہ امام وقت سید احمد بریلویؒ۔ وایشاں تربیت یافتہ اکمل علماء وقت شیخ عبدالعزیز دہلویؒ اند۔ وایشاں فیوض وبرکات یافتہ والد بزرگوار خودش حکیم امت شیخ ولی اللہؒ اند۔ وایشاں فیض وصحبت یافتہ والد بزرگوار خودش شیخ عبدالرحیمؒ اند۔ وایشاں فیض یافتہ خواجہ خوردؒ اند۔

وشیخ آدم بنوریؒ وخواجہ خوردؒ ہر دو را شرف صحبت وبیعت حاصل است بر دست حضرت امام ربانی مجدد مائۃ الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و باقی شجرہ معروف ومشہور است

وصیت

پس وصیت فقیر بہ اولاد واحباب خود ہمیں است کہ۔

(۱) کتاب الٰہی را قراءۃً وعلماً وعملاً وعبرۃً مضبوط بگیرند واز دست ندہند۔

(۲) وسنت نبویہ (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیۃ) را باہتمام چنگ بزنند۔

(۳) وزبان خود را بامصاحبت قلب بہ یاد اللہ عزوجل رطب بدارند۔

(۴) و بدل وجان از ماسوی اللہ منقطع وبتبتل گشتہ منیب ومتوجہ الی اللہ تعالٰے شوند۔

(۵) و در تحصیل تقوے و مقام احسان ورضاء مولے در دست آوردن کما ینبغی سعی نمایند۔

(۶) واز صحبت بے دیناں فساق وفجار واہل بدعۃ وہوی (کہ صحبت ایشاں زہر قاتل است) مجتنب باشند۔

(۷) واز جمیع منہیات بلکہ از لایعنی وکثرت کلام کہ موجب غفلت وقسوت قلب است درکنار مانند۔

(۸) و در امتثال اوامر وتعمیل احکام مالک قادر خود را چست وچالاک دارند۔

(۹) وہر عملے کہ مے کنند اگر خالص لوجہ اللہ یا موافق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نباشد آنرا مردود ونامقبول دانند زیرا کہ مناط قبولیت بر اخلاص وموافقت سنت است۔

(۱۰) وقلوب خود را بہ ایں دنیا دنی وعمر فانی نہ بندند بلکہ خود را مسافر دانند وراہ گذر دریں جہان بدانند۔ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور۔

ایں وصیت ہرچند مختصر است لکن جامع معانی وحاوی مقاصد آں تمام اولیاء اللہ وکل مشائخ است کہ ما دامن گیر ایشانیم۔ تمام عمر کہ ریاضات ومجاہدات نمودند آں ہمہ برائے تحصیل ایں حالات

ومقامات مے کروند۔ آخرالامر مقبولین ومحبوبین مالک ہر دو جہان وملائکہ وجمیع مومنین گشتند۔

داد یم ترا ز گنج مقصود نشان

گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

عائذ باللہ عبد اللہ غزنوی

ترجمہ:۔

امابعد۔ یہ حقیر امام وقت عارف باللہ حبیب اللہ قندھاری سے استقامت کتاب اللہ وسنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، توجہ الی اللہ، ترک ماسوی، رضاء مولی اور تقوٰے کے حصول میں سعی کمال پر بیعت ہے اور عارف باللہ حبیب اللہ قندھاری رہنمائے طریقت، ہادی راہ ہدایت فتح الدین کے تربیت یافتہ تھے۔ اور یہ واصل الی اللہ شیخ فقیر اللہ کے فیض یافتہ اور یہ شیخ مسعود کے، شیخ مسعود شیخ سعید کے مرید اور تربیت یافتہ تھے۔ شیخ سعید شیخ سعد اللہ کے خاص پرورش یافتہ تھے۔ اور شیخ سعد اللہ شیخ آدم بنوری کے مرید اور ان کے اکبر تلامذہ سے تھے۔

نیز شیخ حبیب اللہ قندھاری، امام وقت سید احمد بریلوی سے بیعت اور شرف صحبت حاصل تھا۔ اور سید احمد بریلوی، عالم وقت شیخ عبد العزیز دہلوی کے تربیت یافتہ تھے اور وہ اپنے والد بزرگوار حکیم امت شیخ ولی اللہ کے فیض یافتہ، اور شیخ ولی اللہ اپنے والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم کے صحبت یافتہ تھے۔ اور شیخ عبد الرحیم خواجہ خرد کے فیض یافتہ تھے شیخ آدم بنوری اور خواجہ خرد یہ دونوں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی سے بیعت اور ان کی صحبت میں بیٹھنے والے تھے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ باقی شجرہ معروف ومشہور ہے۔

وصیت

پس فقیر کی وصیت اپنی اولاد اور احباب کو یہ ہے کہ:۔

(۱) کتاب الٰہی کو ہر اعتبار سے قراءۃً، عملاً، علماً، عبرۃً مضبوط تھامے رکھیں اور کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

(۲) اور سنتِ نبویہ (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیہ) پر اہتمام سے عمل پیرا رہیں۔

(۳) اپنی زبان کو بحضور قلب اللہ کی یاد میں ہمیشہ جاری رکھیں۔

(۴) بہ دل و جان اللہ تعالٰے کے سوا ہر چیز سے تعلق منقطع اور منتقل رہیں اور ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہیں۔ اور اسی کی طرف دھیان دیں۔

(۵) تقوٰے، مقام احسان۔ تصوف۔ رضائے مولٰے کے حصول میں ہمیشہ کوشاں رہیں۔

(۶) بے دین، فساق و فجار، متکبرین اور ہوا و ہوس کے بندوں (کہ ان کی صحبت زہر قاتل ہے) کی صحبت سے الگ رہیں۔

(۷) تمام منہیات بلکہ لایعنی قسم کی باتوں سے بھی جو غفلت اور قساوت قلبی کا سبب بنتی ہیں۔ ان سے کنارہ کش رہیں۔

(۸) اپنے قادر مطلق کے احکام کی تسلیم اور اس کے اوامر کی تعمیل میں اپنے آپ کو تیار رکھیں۔

(۹) ہر وہ عمل جو خالص لوجہ اللہ نہ ہو۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ ہو اسے مردود سمجھیں اور اس کو ٹھکرا دیں۔ کیونکہ قبولیت کا دار و مدار، حسن نیت، اخلاص اور کسی عمل کے موافق حدیث ہونے پر ہے۔

(۱۰) اپنے دلوں کو اس دنیائے دوں اور عمر فانی میں مشغول نہ کر دیں۔ بلکہ اپنے آپ کو ایک مسافر اور راہ گذر سمجھیں۔ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور۔

یہ وصیت اگرچہ مختصر ہے لیکن تمام اولیا اور مشائخ کے — جن کا دامن ہم نے تھاما ہے ان کے مقاصد اور جامع معانی پر حاوی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی تمام عمر میں جس قدر ریاضتیں اور مجاہدے کئے وہ سب ان ہی احوال و مقامات کے حصول کے لئے تھے۔ آخر الامر وہ دنیا و آخرت کے مالک کے مقبول، اور اللہ تعالٰے کے فرشتوں نیز اس کے مومن بندوں کے محبوب بن گئے!

اللّٰھم اجعلنا منھم آمین